Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۳۰ امان ۱۳۵۵ہش ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۷۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے

جب ایسا ایمان پیدا ہو جائے تو پھر انسان خدا کی راہ میں جان تک قربان کر دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لے جیسا کہ وہ بیعت کے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے ۔۔۔ یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف و گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابو بکرؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال، جان تک کو دے دیا اور اس کی پروا بھی نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی مگر صحابہؓ نے اسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پروا بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں ۔۔۔۔

یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جائے۔ صحابہؓ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۶، ۲۹۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

کل شام چکروں کی تکلیف رہی

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت ابھی تک خراب ہے پیشاب کے ٹیسٹ سے پتہ لگا ہے کہ انفیکشن ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے حضرت سیدہ مدظلہا کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔۔۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ ان کی خالہ جان محترمہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں تا حال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میرے عزیز بھائی مکرم لیفٹیننٹ کرنل بشیر احمد صاحب آف راولپنڈی بیمار ہیں ان کے سر کی رسولی کا اپریشن ۴.۴.۷۶ کو لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ چوہدری عبد الشکور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ گیمبیا)

لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال میں ایک کوالیفائڈ لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ گریڈ ۱۵۰-۱۰-۱۷۵-۱۵-۳۵۰ جمع منظور شدہ مہنگائی الاؤنسز پر تقرر کیا جائے گا۔ اپنی درخواستیں لے کر خاکسار کو ہسپتال میں گیارہ بجے کے بعد کسی وقت ملیں۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

جماعت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

"میں تو بہت دعائیں کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نمازوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھا دے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ✱ پرنٹر: سید عبد الحی ✱ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✱ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۳۰ امان ۱۳۵۵ ہش
۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء

دینِ حق سے ارتداد اور اس کا ہولناک انجام

مامورینِ الٰہی کے مخالفین دلائل سے عاجز آکر ظلم اور تشدد کی راہ ضرور اختیار کرتے ہیں۔ ان کی تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ مامورینِ الٰہی پر ابتداءً ایمان لانے والے معدودے چند لوگوں کو ڈرا دھمکا کر، انہیں ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر، ان پر عرصۂ حیات تنگ کر کے، انہیں ان کے حقوق سے محروم گردان کر اور اگر ہو سکے تو انہیں مال و دولت کے لالچ کے ذریعہ خرید کر راہِ حق سے برگشتہ کر دیا جائے اور اس طرح مامورینِ الٰہی کو اُن کے مشن میں ناکام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی جائے۔

ہر چند کہ مخالفینِ حق اس راہ میں اپنی پوری طاقت صرف کر ڈالتے ہیں تاہم انہیں اہلِ حق کو راہِ سداد سے برگشتہ کرنے میں قطعاً کامیابی نہیں ہوتی۔ شاذ ہی کوئی بدقسمت ایسا ہوتا ہے کہ وہ جو دھونس، دھاندلی اور ظلم و تشدد کے ڈر سے یا پھر مال و دولت اور جھوٹی عزت کے لالچ میں اپنا ایمان گنوا بیٹھے اور اس طرح خدا کی ناراضگی مول لے ورنہ اہلِ حق ظلم و تشدد کے ہر وار کو جھیل کر عزم و ہمت اور صبر و ثبات کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں کہ ظلم ڈھانے اور تشدد کا نشانہ بنانے والے بھی شرمندہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

چنانچہ جب اہلِ مکہ نے سرورِ دو عالم حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنانے کی پوری کوشش کی اور انہیں راہِ حق سے برگشتہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار کیا کہ یہ لوگ تمہیں راہِ حق سے برگشتہ کرنے میں اپنا پورا زور لگائیں گے اور اپنی ان حرکتوں سے خدائی فیصلہ صادر ہونے تک باز نہیں آئیں گے، اگر ان کے مظالم سے ڈر کر یا ان کی طرف سے دیئے جانے والے لالچ میں آکر کوئی شخص راہِ حق سے پھر جائے گا تو وہ اپنا نقصان آپ کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ○

(البقرہ آیت ۲۱۸)

ترجمہ:- اور یہ لوگ ـــ اگر ان کے بس میں ہو ـــ تو تم سے لڑتے ہی چلے جائیں تاکہ تمہیں تمہارے دین سے پھرا دیں۔ اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے اور پھر کفر ہی کی حالت میں مر بھی جائے (تو وہ یاد رکھے کہ) ایسے لوگوں کے اعمال اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اکارت جائیں گے، اور ایسے لوگ دوزخ (کی آگ میں پڑنے) والے ہیں۔ وہ اس میں (دیر تک) رہیں گے۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے ارتداد اختیار کرنے والوں کو ان کے ہولناک انجام سے خبردار فرمایا وہاں ساتھ ہی ایمان پر کمال مضبوطی سے قائم رہنے اور صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والوں کو ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗٓ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○

(المائدہ آیت ۵۵)

ترجمہ:- اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو (وہ یاد رکھے) اللہ اس کی جگہ جلد ہی ایک ایسی قوم لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے، جو مومنوں پر شفقت کرنے والے ہوں گے اور کافروں کے مقابلہ پر سخت۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے پسند کرتا ہے اُسے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اور اللہ وسعت بخشنے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

الغرض یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ مامورینِ الٰہی پر ایمان لانے والوں کے مخالفین انہیں کبھی ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر اور کبھی مال و دولت اور سراسر جھوٹی اور بے حقیقت عزت و حشمت کا لالچ دے کر انہیں اُن کے دین سے ارتداد اختیار کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں اور اپنی اس کوشش کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اس کے باوجود وہ ایک یا دو یا گنتی کے چند آدمیوں کے سوا جن کا ایمان پہلے ہی مشکوک ہوتا ہے اور وہ ہرگز بھی حقیقی مومن نہیں ہوتے کسی حقیقی مومن کو ورغلانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ جس کسی کو وہ ورغلا کر ارتداد اختیار کرانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور وہ ارتداد پر مُصر رہتے ہوئے اسی حالت میں مر جاتا ہے تو وہ بدقسمت انسان خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَة کا مصداق بنے بغیر نہیں رہتا۔ اُدھر خدا تعالیٰ ارتداد اختیار کرنے والے ایک شخص کے بدلہ میں ایک یا دو اشخاص نہیں بلکہ کثیر التعداد سعید انسانوں کو جو اپنی کثرتِ تعداد کے لحاظ سے ایک قوم کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں قبولِ حق کی توفیق عطا کر کے انہیں اہلِ حق میں لا شامل کرتا ہے۔ وہ نئے آنے والے اخلاص و وفا کے مجسمے ہوتے ہیں۔ اس طرح مخالفینِ حق کی ہزار کوششوں اور منصوبوں کے باوجود مخالفین کی تعداد کم اور اہلِ حق کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے اور بالآخر وہ وقت آ پہنچتا ہے جب اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور توکل رکھنے کے نتیجہ میں ان کے حق میں یہ خدائی وعدہ بڑی شان سے پورا ہوئے بغیر نہیں رہتا:-

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ ○ (المائدہ آیت ۵۷)

ترجمہ:- اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اور مومنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں (وہ سمجھ لیں) یقیناً اللہ کی جماعت ہی غالب (ہو کر رہنے والی) ہے۔

حزب اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اپنی کسی ظاہری کوشش یا تدبیر سے کامیاب نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ کوشش کرنے یا کوئی مادی تدبیر بروئے کار لانے کے قابل نہیں ہوتی، باطنی تدبیر سے کام لینے کی اُس میں پوری پوری اہلیت ہوتی ہے اور وہ باطنی تدبیر بجز دعا کے اور کچھ نہیں ہوتی۔ الٰہی جماعت کے افراد اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ خود ظاہری سامانوں سے عاری اور بے یار و مددگار ہیں لیکن ان کا خالق و مالک اور اشاعتِ حق کے لئے انہیں کھڑا کرنے والا اُن کے ساتھ ہے اور اسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے، وہی ان کا سہارا اور مددگار ہے، لہذا وہ اُسی کو اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں اور اُس کے حضور دعائیں کرنے اور پوری دردمندی کے ساتھ دعاؤں میں مصروف رہنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔ وہ مشکلات و مصائب اور دوسروں کی پہنچائی ہوئی اذیتوں کو برداشت کرتے اور ساتھ کے ساتھ دعائیں کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ وقت آجاتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی نصرت آتی ہے اور کل عالم کو اِک عالم دکھاتی ہے۔ نصرتِ الٰہی اس رنگ میں آتی ہے اور غلبۂ حق اس طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے ؎

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں صحف سابقہ کی پیشگوئیاں

مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور

تمام سابقہ کتب کے بارہ میں ان کے ماننے والے بھی اقرار کرتے ہیں کہ ان کتب میں تغیر و تبدل واقع ہو چکا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی عظیم الشان کتاب یعنی قرآن مجید کے متعلق مخالف بھی یہ اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس میں آج تک کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ چنانچہ سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتے ہیں:-

"There is otherwise every security, internal and external, that we possess a text the same as that which Mohammad himself gave forth and used"

(صفحہ ۵۶۱)

یعنی ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے، اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی، کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔

لہذا قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی شہادت کے رنگ میں گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور گذشتہ کتب کی جن پیشگوئیوں کا ذکر ہے، وہ یقیناً ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا اور روئے زمین کے تمام انسانوں کو دعوتِ فکر دیتی ہیں۔

قرآن مجید میں گذشتہ انبیاء اور کتب کی پیشگوئیوں کا ذکر

چنانچہ یہ عاجز مختصراً چند ایسی پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہے جن کی طرف قرآن مجید میں توجہ دلائی گئی ہے۔

تمام انبیاء کی شہادت

فرمایا:-

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۔

(آل عمران ع ۹)

یعنی۔ اس وقت کو یاد کرو جب اللہ نے سب نبیوں سے پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں۔ پھر تمہارے پاس ایسا رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا، کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا تھا، ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا! اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ایک گواہ ہوں۔

آنحضرتؐ سب نبیوں کے جامع ہیں

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۔ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًا

(سورہ جن ع ۲)

یعنی وہ غیب کا جاننے والا ہی ہے اور اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے اور اس رسول کی یہ شان ہے کہ اس کے دائیں بھی اور بائیں بھی اور اس کے پیچھے بھی محافظ فرشتوں کی گارد چلتی ہے تاکہ وہ جان لے کہ ان رسولوں نے اپنے رب کے پیغام کو لوگوں تک پہنچا دیا ہے اور وہ جو کچھ ان کے پاس ہے اس کو احاطہ میں رکھتا ہے اور ہر چیز کو گن کر رکھتا ہے۔

ان آیات میں سے آخری آیت میں جمع کا صیغہ ہے مگر مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو سب نبیوں کے جامع ہیں چنانچہ پہلی آیت میں رسول کا لفظ مفرد ہی ہے۔

چنانچہ موجودہ زمانہ کے امام اور "حکم" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی۔ . . . پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں۔ اور درحقیقت محمد کا نام (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمد کے یہ معنے ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اس وقت لکھنا موجب طوالت ہے اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔ اور ہر ایک نبی نے اپنے وجود کے ساتھ مناسبت پا کر یہی خیال کیا کہ میرے نام پر وہ آنے والا ہے۔ اور قرآن کریم ایک جگہ فرماتا ہے کہ سب سے زیادہ ابراہیم سے مناسبت رکھنے والا یہ نبی ہے۔ اور بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری مسیح سے بشدت مناسبت ہے۔ اور اس کے وجود سے میرا وجود ملا ہوا ہے پس اس حدیث میں حضرت مسیح کے اس فقرہ کی تصدیق ہے کہ وہ نبی میرے نام پر آئیگا سو ایسا ہی ہوا کہ ہمارا مسیح صلی اللہ علیہ وسلم جب آیا تو اس نے مسیح ناصری کے ناتمام کاموں کو پورا کیا اور اس کی صداقت کے لئے گواہی دی۔ اور ان تہمتوں سے اس کو بری قرار دیا جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائی تھیں اور مسیح کی روح کو خوشی پہنچائی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۴۳)

نیز فرماتے ہیں:-

"کئی مقام قرآن شریف میں اشارات اور تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔ . . . . . اسی جامعیت تامہ کی وجہ سے سورۃ آل عمران جزو تیسری میں مفصل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیت شان ختم الرسل پر جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی عظمت و جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو۔ اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے توریت میں یہ بات کہہ کر کہ خدا سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فاران کے پہاڑ سے اُن پر چمکا، صاف جتلا دیا کہ جلالیت الٰہی کا ظہور فاران پر آکر اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اور آفتاب صداقت کی پوری پوری شعاعیں فاران پر ہی آکر ظہور پذیر ہوئیں اور وہی توریت ہم کو یہ بتلاتی ہے کہ فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ہے۔ جس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سکونت پذیر ہوئے اور یہی بات جغرافیہ کے لفظوں سے بپایہ ثبوت پہنچتی ہے اور ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں سے بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول نہیں اٹھا۔ سو دیکھو حضرت موسیٰ سے کیسی صاف صاف شہادت دی گئی ہے کہ وہ آفتاب [illegible] جو فاران کے پہاڑ سے ظہور پذیر ہوگا، اس کی شعاعیں سب سے زیادہ تیز ہیں اور سلسلہ نبوت نور صداقت اُسی کی ذات جامع برکات پر ختم ہے"

(سرمہ چشم آریہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیہ پیشگوئی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(سورہ بقرہ ع ۱۵)

یعنی اور اس کو بھی یاد کرو جب ابراہیم اس گھر (یعنی خانہ کعبہ) کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور اس کے ساتھ اسماعیل بھی اور وہ دونو کہتے جاتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول فرما۔ تو ہی ہے جو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے اے ہمارے رب! اور ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ ہم دونو کو اپنا فرمانبردار بندہ بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں ہمارے مناسب حال عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف اپنے فضل کے ساتھ توجہ فرما یقیناً تو اپنے بندوں کی طرف بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔

آخری آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے لئے دعائیہ پیشگوئی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشان کے طور پر مکہ معظمہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو بطور شہادت کے پیش فرمایا ہے فرمایا:-

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

(سورہ بلد ع)

یعنی میں اس شہر (یعنی مکہ معظمہ) کو تیری سچائی کی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ تو ایک دن پھر اس شہر میں واپس آنے والا ہے اور میں باپ کو بھی اور بیٹے کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں

نوٹ:- اس جگہ باپ اور بیٹے سے ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں جنہوں نے مکہ آباد کیا تھا وہ دونو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے گواہ ہیں کیونکہ دونوں نے مکہ کی بنیاد رکھتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی کہ اس میں پاک کرنے والے لوگ آکر بسیں۔

انبیاء بنی اسرائیل کی پیشگوئیاں

اب یہ عاجز قرآن مجید میں مذکور انبیاء بنی اسرائیل اور تورات و انجیل کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہے۔ فرمایا:-

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔

(سورہ بقرہ ع ۱۲)

یعنی: جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک ایسا رسول آیا جو اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے سچا کرنے والا ہے تو ان لوگوں میں سے جنہیں وہ کتاب دی گئی تھی ایک فریق نے اللہ کی تازہ کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا۔ گویا کہ وہ اسے جانتے ہی نہیں۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، تورات اور انجیل اور تمام گذشتہ صحف کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے ہیں۔

ایک دوسری جگہ فرمایا:-

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

(سورہ بقرہ ع ۱۱)

یعنی اہل کتاب کے پاس اللہ کی طرف سے تازہ کتاب آئی (یعنی قرآن مجید) جو اس کتاب کی پیشگوئیوں کو جو ان کے پاس ہے سچا کرنے والی ہے۔ تو باوجود اس کے کہ پہلے یہ لوگ اللہ سے کافروں پر فتح پانے کی دعا مانگا کرتے تھے جب ان کے پاس وہ چیز آگئی جس کو انہوں نے پہچان لیا تو اس کا انکار کر دیا۔ پس ایسے کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل اپنی کتب مقدسہ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے منتظر تھے تاکہ اس آنے والے عظیم الشان رسول کے ذریعہ وہ دنیا میں فتح اور غلبہ پاویں۔

نیز فرمایا:-

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔

(سورہ اعراف ع ۱۹)

یعنی:- وہ لوگ جو ہمارے اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمی ہے۔ جس کا ذکر تورات اور انجیل میں اُن کے پاس لکھا ہوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے وہ بری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں اُن پر حلال کرتا ہے اور سب بری چیزیں اُن پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ جو ان پر لادے ہوئے تھے اور طوق جو اُن کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے، وہ اُن سے دور کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسکو طاقت پہنچائی اور اسکو مدد دی اور اس نور کے پیچھے چل پڑے جو اُس کے ساتھ اتارا گیا تھا وہی لوگ بامراد ہوں گے

اس آیت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تورات اور انجیل میں واضح پیشگوئیاں موجود تھیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

(سورہ احقاف ع ۱)

یعنی۔ اے رسول! تو کہدے! مجھے بتاؤ بھی اگر میری وحی خدا کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا باوجود اسکے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ (یعنی موسیٰؑ) گواہی دے چکا ہے کہ اس کی مانند ایک شخص ظاہر ہوگا پس وہ (یعنی موسیٰؑ) تو ایمان لے آیا اور تم تکبر سے کام لے رہے ہو۔ یقیناً اللہ ظلم کرنے والوں کو کبھی راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۴۶۶

میں اثمار احمد شمس ولد شیخ امیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹½ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اثمار احمد شمس ولد شیخ امیر احمد صاحب ۱۹ عمر کالونی انفنٹری روڈ۔ لاہور

گواہ شد۔ منور احمد جاوید ولد ملک مظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

گواہ شد۔ ملک عبد القادر صدر جماعت احمدیہ حلقہ دھرم پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۷

میں ملک عبد السمیع سہیل ولد ملک عبد القادر صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸½ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن مصطفےٰ آباد ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک عبد السمیع سہیل ولد ملک عبد القادر صاحب مکان نمبر ۱۔ گلی نمبر ۲ مصطفےٰ آباد لاہور۔

گواہ شد۔ منور احمد جاوید ولد ملک مظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ ملک عبد القادر صدر جماعت احمدیہ حلقہ دھرم پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۸

میں مختار احمد ناصر ولد چوہدری محمد بشیر صاحب قوم جٹ بھلر پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت ۱۵/۴/۶۹ ساکن للیانی ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مختار احمد ملک۔ ولد چوہدری محمد بشیر صاحب محلہ چوہدریاں۔ للیانی ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ منور احمد جاوید ولد ملک مظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

گواہ شد۔ ملک عبد السمیع سہیل ولد ملک عبد القادر صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۹

میں لئیق احمد چوہدری ولد میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم۔ قوم گوجر۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن گاڑی کھاتہ حیدرآباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ لئیق احمد چوہدری گوجر ولد میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم۔ احمدیہ ہال گاڑی کھاتہ حیدرآباد سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد سندھ

گواہ شد۔ محمد اکرم خان ولد چوہدری محمد خان صاحب صدر موصیان جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۰

میں ہدایت اللہ ناصر ولد محمد ارشاد اللہ صاحب قوم جٹ چیٹھہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن موہلن کے چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ہدایت اللہ ناصر ابن محمد ارشاد اللہ چیٹھہ۔ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ حاجی محمد الدین موہلن کے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ سردار خان ولد غلام حسین موضع موہلن کے وصیت نمبر ۱۹۶۲۵۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۱

میں برکت بی بی زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور نقرئی تین تولہ مالیتی -/۵۰ روپے (والیاں)

۲۔ حق مہر۔ یکصد روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ برکت بی بی زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب دار النصر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسماعیل خاوند موصیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منظور احمد ناصر انسپکٹر بیت المال۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۲

میں بشریٰ منظور زوجہ منظور احمد ناصر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد۔ ۔۔۔ ۶۰۰ } حق مہر -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ سلائی مشین ۔۔۔ ۳۰۰ } وصول بصورت زیور ہوئے تھے جو فروخت کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ اس میں سے نقد اور مشین باقی ہے۔

۳۔ زیور طلائی ایک تولہ چار ماشے مالیتی -/۸۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ منظور زوجہ چوہدری منظور احمد ناصر صاحب انسپکٹر بیت المال دار النصر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ منظور احمد ناصر خاوند موصیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسماعیل والد منظور احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا ایک لڑکا عزیزم محمود احمد اظہر لندن میں اور دوسرا لڑکا عزیزم بشارت احمد ظفر کراچی میں بیمار ہے ہر دو کی کامل و عاجل شفا کے لئے قارئین الفضل سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (شیخ عبد العظیم ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ۔)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ کئی ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب تکلیف شدت اختیار کر گئی ہے۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(میجر منظور احمد (ریٹائرڈ) ساہی وال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت اور امراء جماعت کی فوری توجہ کیلئے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۔جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب تین تین ماہ کے لئے وقف کریں اور مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جا کر اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وقفِ جدید کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے اِس سال میں تین کلاسیں جاری کی جائیں۔ اِس سے یہ سہولت ہو گی کہ سال کے مختلف اوقات میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق دوست وقف کر کے آسکیں گے۔ اسلئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان بھجوائیں اور یہ مطلع کریں کہ سال کے کس حصہ میں وہ آسکتے ہیں تاکہ آنے والے احباب کا پروگرام بنایا جاسکے۔ وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

اعلانِ نکاح

محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۲۶۔مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب خاکسار کے بیٹے عزیزم وسیم احمد صاحب ساہی ایڈووکیٹ کا نکاح عزیزہ عطیہ سلطانہ بنت مکرم صوبیدار صوفی رحیم بخش صاحب لاہور کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو جانبین کے لئے برکت و رحمت اور سعادت کا باعث بنائے۔

(کیپٹن محمد اکبر ساہی۔ ایبٹ آباد)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے ضروری اعلانات

۱۔ درس قرآن پاک:- ۲۔اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سورہ فجر کا درس دیں گے۔ درس ایک گھنٹہ کا ہوگا۔ درس کے بعد نصف گھنٹہ سوال و جواب کے لئے ہوگا۔ تمام اطفال، خدام اور انصار سے شرکت کی درخواست ہے۔ مستورات کے لئے پردہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ

۲۔ تصویری نمائش:- دینِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے روح پرور مناظر۔ جماعت احمدیہ کی خدمتِ اسلام اور خدمتِ قرآنِ پاک کی عظیم الشان تصویری نمائش ۲۔اپریل ۱۹۷۶ء بروز جمعہ صبح دس بجے تا ۶ بجے شام مسجد احمدیہ دار الذکر کے باہر گراسی پلاٹ میں لگائی جا رہی ہے۔ خود بھی تشریف لاویں اور دوسروں کو بھی ساتھ لائیں۔

۳۔ ہفتہ وار کلاس:- فریضۂ تبلیغ اسلام کیسے اور کس طرح ادا ہو۔ اس کا طریق بتانے اور سمجھانے نیز ہر قسم کے نقلی اور عقلی دلائل سکھانے کے لئے ایک ہفتہ وار کلاس "فریضۂ تبلیغِ اسلام کس طرح ادا ہو" ہر پیر کو شام پانچ بجے تا چھ بجے مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں ہوا کرے گی۔ پہلی کلاس ۵۔اپریل ۱۹۷۶ء بروز پیر ہوگی۔ وقت کی پابندی اور حاضری میں باقاعدگی شرط داخلہ ہے۔

(شیخ اثمار احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ولادت

مکرم بدر الزمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ ابن مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد محسن رکھا ہے۔ نومولود مکرم عبد القادر صاحب ضیغم نائب وکیل التبشیر تحریکِ جدید کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (محمد رفیع اللہ ناصر کارکن وکالتِ تبشیر ربوہ)

درخواستِ دعا:- میری پھوپھی جان محترمہ امۃ اللہ بی بی صاحبہ آف کوٹ احمدیہ (سندھ) کو عرصہ سے ٹانگوں میں درد رہتا ہے اور کبھی کبھی بخار بھی آجاتا رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد سے جلد کامل شفا بخشے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(محمد سلیم احمد ابن چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ چک ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ)

ناصرات الاحمدیہ کے سالِ رواں کے پہلے مرکزی امتحان منعقدہ ماہِ اپریل کا نصاب

معیار اوّل:- تاریخ لجنہ جلد اوّل ص ۲۶ تک۔ راہِ ایمان ص۷۷ تا ص۱۲۰۔ یاد رکھنے کی باتیں ص۲۳ تا ص۲۵۔

معیار دوم:- راہِ ایمان حصہ اوّل (ص۶۰ تک)۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا اُردو ترجمہ۔ یاد رکھنے کی باتیں ص۹ تا ص۱۱

معیار سوم:- راہِ ایمان (سبق نمبر ۵) دو سجدوں کے درمیان کی دعا۔ نماز کے آداب۔ ایک حدیث با ترجمہ۔ فرض نمازوں کی تعداد اور رکعات۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

(۱) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میری اہلیہ زبیدہ بیگم صاحبہ ۱۸۔مارچ ۱۹۷۶ء کو ۹½ بجے شب حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر قریباً ساٹھ سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ محترم عبد الحمید صاحب شملوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ موصیہ تھیں اِس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ ۱۹۔مارچ کو بعد نماز جمعہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم شیخ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ بہت دعاگو تھیں۔ نیک سیرت اور ملنسار طبیعت پائی تھی۔ اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (خاکسار میجر غلام محمد کھوکھر ایم اے۔ انفنٹری روڈ۔ دھرمپورہ۔ لاہور)

(۲) میرا بیٹا ملک مظہر حسین بعمر ۳۵ سال ۱۹۔مارچ ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی وفات اپنے گاؤں بلو چک نمبر MB-45 کالونی نمبر ۱ میں ہوئی۔ چونکہ احمدی دوست قلیل تعداد میں تھے اِس لئے درخواست ہے کہ عزیز مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے غریقِ رحمت کرے اور پسماندگان کا خود کفیل ہو اور ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار کیپٹن ملک خادم حسین۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

مددگار باورچی کی ضرورت

"دار الحمد" لاہور میں مددگار باورچی کی اسامی کے لئے ایک مخلص احمدی نوجوان کی ضرورت ہے۔ قابلیت کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ ۱۰۔اپریل ۱۹۷۶ء تک دار الحمد A-42 نیو مسلم ٹاؤن لاہور کے پتہ پر درخواستیں معہ سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ پہنچ جانی چاہئیں۔

(غلام رسول۔ دار الحمد۔ نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور)

ضروری اطلاع

بلدیہ ربوہ نے عوام کے وسیع تر مفاد کے پیشِ نظر ترقیاتی اسکیمیں شروع کر رکھی ہیں جس میں گولبازار کی سڑک بھی شامل ہے۔ بلدیہ نے مورخہ ۲۱۔مارچ ۱۹۷۶ء کو بلدیہ میں ٹینڈر طلب کئے ہیں۔ تخمینہ وغیرہ دفتری اوقات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ربوہ)

فوری ضرورت

ہمیں اخبار الفضل کی تقسیم کے لئے مستعد اور ذمہ وار کارکنان کی ضرورت ہے۔ احباب درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ملک جی برادرز گولبازار ربوہ